REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود ۰

REGD. No. P. 67.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۱

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

شمارہ ۱

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۸ ذوالقعدہ ۱۳۹۱ ہجری — ۶ صلح ۱۳۵۱ ہش — ۶ جنوری ۱۹۷۲ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۴ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں امام مسجد لنڈن ۳۱ دسمبر کو بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں:-

"حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر احباب جماعت کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل رکھے۔

قادیان ۴ صلح۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

★ — حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور مقامی طور پر حالات ہر طرح پر سکون ہیں۔ احباب جماعت مقیم قادیان دینی خدمات میں مشغول ہیں الحمد للہ۔

ملفوظات

اگر تم روح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو تو

تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو

تب پاک معرفت کے بھید تمہارے ہونٹوں پر جاری ہونگے اور آسمان پر تم دنیا کیلئے ایک مفید چیز سمجھے جاؤ گے

کلمات طیبات حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

"میں اُس جوش اور اشتعالِ طبع کو خوب جانتا ہوں کہ جو انسان کو اس حالت میں پیدا ہوتا ہے کہ جبکہ نہ صرف اس کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ بلکہ اس کے رسول اور پیشوا اور امام کو توہین اور تحقیر کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے اور سخت اور غضب پیدا کرنے والے الفاظ سُنائے جاتے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر تم ان گالیوں اور بد زبانیوں پر صبر نہ کرو تو پھر تم میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوگا۔ اور یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ تمہارے ساتھ ہوئی اور پہلے کسی سے نہیں ہوئی۔ ہر ایک سچا سلسلہ جو دُنیا میں قائم ہوا۔ ضرور دُنیا نے اس سے دُشمنی کی ہے۔ سو چونکہ تم سچائی کے وارث ہو۔ ضرور ہے کہ تم سے بھی دشمنی کریں۔ سو خبردار رہو۔ نفسانیت تم پر غالب نہ آوے۔ ہر ایک سختی کی برداشت کرو۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو۔ تا آسمان پر تمہارے لئے اجر لکھا جاوے۔ تمہیں چاہیئے کہ آریوں کے رشیوں اور بزرگوں کی نسبت ہرگز سختی کے الفاظ استعمال نہ کرو۔ تا وہ بھی خدائے قدوس اور اس کے رسول پاک کو گالیاں نہ دیں۔ کیونکہ ان کو معرفت نہیں دی گئی۔ اس لئے وہ نہیں جانتے کہ کس کو گالیاں دیتے ہیں۔ یاد رکھو کہ ہر ایک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے۔ ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے۔ بلکہ ہر ایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا ایک انڈا ہوتا ہے۔ بجز اس کے اور کچھ نہیں۔ پس اگر تم رُوح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو تو تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو۔ تب پاک معرفت کے بھید تمہارے ہونٹوں پر جاری ہوں گے اور آسمان پر تم دُنیا کے لئے ایک مفید چیز سمجھے جاؤ گے۔ اور تمہاری عمریں بڑھائی جائیں گی۔ تمسخر سے بات نہ کرو۔ اور ٹھٹھے سے کام نہ لو۔ اور چاہیئے کہ سفلہ پن اور اوباش پن کا تمہارے کلام میں کچھ رنگ نہ ہو۔ تا حکمت کا چشمہ تم پر کھلے حکمت کی باتیں دلوں کو فتح کرتی ہیں۔ لیکن تمسخر اور سفاہت کی باتیں فساد پیدا کرتی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے سچی باتوں کو نرمی کے لباس میں بتاؤ۔ تا سامعین کے لئے موجب ملال نہ ہوں۔ جو شخص حقیقت کو نہیں سوچتا اور نفس سرکش کا بندہ ہو کر بد زبانی کرتا ہے اور شرارت کے منصوبے جوڑتا ہے وہ ناپاک ہے۔ اس کو کبھی خدا کی طرف راہ نہیں ملتی اور نہ کبھی حکمت اور حق کی بات اس کے منہ پر جاری ہوتی ہے۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی راہیں تم پر کھلیں تو نفسانی جوشوں سے دُور رہو۔ اور کھیل بازی کے طور پر بحثیں مت کرو۔ کہ یہ کچھ چیز نہیں۔ اور وقت ضائع کرنا ہے۔ بدی کا جواب بدی کے ساتھ مت دو۔ نہ قول سے نہ فعل سے تا خدا تمہاری حمایت کرے۔ اور چاہیئے کہ دردمند دل کے ساتھ سچائی کو لوگوں کے سامنے پیش کرو۔ نہ ٹھٹھے اور ہنسی سے۔ کیونکہ مُردہ ہے وہ دل جو ٹھٹھا ہنسی اپنا طریق رکھتا ہے۔ اور ناپاک ہے وہ نفس جو حکمت اور سچائی کے طریق کو نہ آپ اختیار کرتا ہے اور نہ دوسرے کو اختیار کرنے دیتا ہے۔ سو تم اگر پاک علم کے وارث بننا چاہتے ہو تو نفسانی جوش سے کوئی بات مُنہ سے مت نکالو۔ کہ ایسی بات حکمت اور معرفت سے خالی ہوگی۔ اور سفلہ اور کمینہ لوگوں اور اوباشوں کی طرح نہ چاہو کہ دشمن کو خواہ نخواہ ہتک آمیز اور تمسخر کا جواب دیا جاوے۔ بلکہ دل کی راستی سے سچا اور پُر حکمت جواب دو۔ تا تم آسمانی اسرار کے وارث ٹھہرو۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۴، ۵)

وقف جدید کا

نیا سال ماہ صلح سے شروع ہو گیا ہے۔ احباب نئے سال کے وعدے لیکر مرکز میں بھجوائیں۔

انچارج وقف جدید

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ر صلح ۱۳۵۱ ہش

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

نیا سال شروع ہوگیا۔ خدا کرے یہ سال سب کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب ہو۔ بیشک جو وقت گزر گیا کسی کے بس میں نہیں کہ اُسے لوٹا سکے۔ البتہ گزرے وقت کے کچھ نقوش یادوں کی صورت میں لوحِ قلب میں محفوظ رہ جاتے ہیں اور یہی نقوش بسا اوقات انسانی زندگی کے دھارے کو خاص سمت میں موڑ دیتے ہیں۔ آج سے بیس۲۰ سال قبل سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد سے اخبار بدر کا اجراء قادیان کی مبارک بستی سے ہؤا۔ اس عرصہ میں اس ہفت روزہ نے جو بھی دینی خدمت ادا کی وہ محض خدا کا فضل اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان سے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ الحکم نکالتے اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی ادارت میں بدر شائع ہوتا رہا۔ ان دونوں اخباروں کو حضور علیہ السلام نے اپنے بازو قرار دیا۔ بلاشبہ یہ مضبوط بازو تھے۔ جنہوں نے مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ و السلام کے انفاسِ قدسیہ کو نہ صرف یہ کہ اس زمانہ کے لوگوں تک مؤثر رنگ میں پہنچانے کی سعادت حاصل کی بلکہ حضور کے حیات بخش کلماتِ طیبات کو، حضورؑ کے ایمان افروز رؤیا و کشوف اور تازہ بتازہ الہامات کو ضبطِ تحریر میں لا کر آنے والی نسلوں کے لئے ایک قیمتی سرمایہ جمع کر دیا۔

زمانہ درویشی میں بدلے ہوئے حالات کے تحت جب قادیان سے ایک ہفت روزہ کے اجراء کا معاملہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمتِ عالیہ میں پیش ہؤا تو حضورؓ نے از راہِ کرم اس ہفت روزہ کو بدر ہی کے نام سے شائع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جو گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے بدر کا درویشی ایڈیشن اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے جاری کردہ بدر کی یادگار ہونے کے ساتھ ساتھ آیتِ کریمہ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

کے مفہوم اور معانی کو ایک بار پھر اُجاگر کرنے کا ذریعہ بننے والا تھا۔ خدا کا شکر ہے اس وقت سے لے کر اب تک جو بیس۲۰ سال کا لمبا زمانہ گزرا خدا کی دی ہوئی توفیق سے اس کا تسلسل قائم رہا۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ادارہ بدر تمام اُن ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو گیا ہے، لیکن اِدارہ نے نیک نیتی سے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو اِس خدمت میں ضرور لگائے رکھا۔ اور حاصل شدہ وسائل کو کام میں لاتے ہوئے جہاں تک ہو سکا خدمت کرتا رہا۔ اپنی تمام تر خامیوں اور کوتاہیوں کے باوجود اس دور کی تاریخ احمدیت کا بیشتر حصہ بدر کے اوراق میں محفوظ ہوچکا ہے۔

علوم و فنون کے اس ترقی یافتہ زمانہ میں اخبارات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مگر مالی وسائل کی کمی کے سبب بیس۲۰ سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود آج بھی اخبار کی ہر اشاعت کے لئے بغرضِ طباعت امرتسر جانا پڑتا ہے۔ مگر یہ سب ناگزیر قسم کی مجبوریاں ہیں جو ہر قدم پر ہمیں خدا کے حضور جھک جانے اور اس سے فضل مانگنے کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ خدا کا فضل اور اس کی رحمتِ بے پایاں ہی ہمارا بہترین سہارا ہے۔ وہی جماعت کے لئے کشائش کے سامان پیدا کر سکتا ہے۔ اور وہی ہماری محدود اور حقیر مساعی کو لامحدود برکتوں سے بھر سکتا ہے۔ اس نئے سال کے آغاز میں اخبار بدر کی ۲۱ ویں جلد کو شروع کرتے ہوئے ہم ذوالفضل والعطاء خدا ہی سے اس کے فضل کی بھیک مانگتے اور اس کی جناب سے ہر آن رحمت طلب کرتے ہیں۔ اُسی نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فرما کر اپنے بندوں کو ہر آن بارگاہِ الٰہی سے فضل مانگنے کا حکم دیا ہے۔ اور واشگاف الفاظ میں یہ بھی بتا دیا کہ دُنیا میں پُر امن روحانی انقلاب آنے کے سلسلہ میں جو کچھ ہوگا وہ محض خدا کے فضل اور اس کے رحم کے ساتھ ہوگا۔ جیسا کہ سورت یونس میں ساری دنیا کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○

(آیت ۵۸ و ۵۹)

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے یقیناً ایک ایسی کتاب آگئی ہے جو سراسر نصیحت دینے والی ہے۔ اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ تو اُن سے کہہ دے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے وابستہ ہے پس اس پر انہیں خوشی منانا چاہیئے۔ وہ اس مال سے جو وہ جمع کر رہے ہیں کہیں زیادہ بہتر ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو بھی ایک رؤیا میں اِسی اہم رُوحانی نکتہ کی طرف توجہ دلائی گئی جو مذکورہ آیاتِ کریمہ میں بیان ہؤا ہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"مَیں نے دیکھا کوئی بہت بڑا اور اہم کام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ میرے راستہ میں بہت مشکلات حائل ہوں گی۔ یہ خلافت سے بہت پہلے کی رؤیا ہے اور بعد میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس سے مراد خلافت تھی۔

مَیں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ مجھے کہتا ہے کہ اس کام کی تکمیل کے راستہ میں بہت سی رکاوٹیں ہوں گی۔ بہت مخالفتیں ہوں گی۔ مگر ان سب کا ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ جب تم کوئی غیر معمولی نظارہ دیکھو اس کی کوئی پرواہ نہ کرو۔ اور "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ چنانچہ مَیں چل پڑا ہوں۔ میرا راستہ دو پہاڑیوں کے درمیان سے گزرتا ہے۔ اور مَیں جنگلوں میں سے جا رہا ہوں۔ راستہ میں اندھیرا ہوجاتا ہے۔ بالکل سنسان جنگل ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ بہت خطرہ اور خوف کی جگہ ہے۔ مَیں جا رہا ہوں اور دُور شور سُنائی دیتا ہے۔ اور مختلف قسم کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ کوئی مجھے گالی دے دیتا ہے۔ اور کوئی بیہودہ سوال کر دیتا ہے۔ لیکن مَیں "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتا ہؤا آگے بڑھتا جاتا ہوں۔ اور جب مَیں یہ کہتا ہوں تو وہ شور بند ہوجاتا ہے۔ مگر تھوڑی دُور آگے جاتا ہُوں تو بعض عجیب قسم کے وجود نظر آنے لگتے ہیں۔ عجیب عجیب شکلیں دکھائی دیتی ہیں۔ کئی کئی ہاتھوں والے اِنسان نظر آتے ہیں۔ کسی کا سر بہت بڑا ہے۔ اور کسی کا بہت چھوٹا۔ مگر جب مَیں "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتا ہوں تو وہ شکلیں غائب ہو جاتی ہیں۔ مگر تھوڑی دیر بعد اور بھی بھیانک نظارے دکھائی دیتے ہیں۔ کوئی ہاتھ کٹا ہؤا علیحدہ نظر آتا ہے اور کوئی سر بغیر دھڑ کے دکھائی دیتا ہے۔ کوئی شکل ایسی نظر آتی ہے کہ جس کی لمبی زبان باہر نکلی ہوتی ہے۔ کسی کے بال کھلے ہوئے ہیں۔ آنکھیں حلقوں سے باہر نکل رہی ہیں۔ اور وہ شکلیں طرح طرح سے مجھے ڈرانے کی کوشش کرتی ہیں۔ مگر مَیں خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ کہتا ہؤا آگے بڑھتا جاتا ہوں اور جب مَیں یہ الفاظ کہتا ہوں وہ غائب ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ مَیں منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہوں"

(الفضل ۵ر دسمبر ۱۹۳۹ء)

حضورؓ کے باون۵۲ سالہ عہدِ خلافت میں طرح طرح کی مخالفتوں اور انواع و اقسام کی مخالفانہ ریشہ دوانیوں کے باوجود حضورؓ کی قیادت میں جماعتِ احمدیہ کا کامیاب و کامران ہوتے چلے جانا سراسر خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی غیر معمولی رحمت کا نتیجہ ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت کی تاریخ نے مذکورہ آیات میں بیان شدہ صداقت کو ایک بار پھر دُنیا کے سامنے واضح کر دیا کہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت دُنیا بھر کے دائرہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۷ پر)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی تعلیم کا مسئلہ ہماری جماعت کے لئے بڑی ہی اہمیت رکھتا ہے

مجالس موصیان، انصار اللہ و خدام الاحمدیہ و لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلہ میں پورے اخلاص کوشش اور ہمت سے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ ۴ شہادت ۱۳۴۸ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مشاورت کے ایام میں شدید کھانسی کے دوران بھی مجھے کام کرنا پڑا جس سے بہرحال کوفت اور ضعف محسوس کرتا ہے بہرحال وہ فریضہ بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ادا ہو گیا۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ ہی حافظ ہے لیکن آجکل ٹائیفائڈ سے بچنے کے لئے ٹیکہ لگوانے کا موسم ہے میں نے وہ ٹیکہ لگوایا جس کے نتیجہ میں دو تین دن سے سارے جسم میں شدید درد ہے۔ سر چکراتا ہے اور حرارت اور بے چینی کی تکلیف رہی ہے اور اب تک تکلیف چلی آرہی ہے۔ گو آج نسبتاً افاقہ ہے۔ کھانسی میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرق ہے۔ مگر نقاہت بہت ہے لیکن چونکہ

قرآن کریم کی تعلیم کا مسئلہ

بڑی ہی اہمیت رکھتا ہے اور اسی سلسلہ میں میں بعض باتیں کہنا چاہتا تھا اس لئے میں نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ اپنی بیماری کے باوجود اس خطبہ کے ذریعہ جماعت کے سامنے مختصراً چند باتیں رکھوں اور وہ ہدایت دوں جو سب سے پہلے میں

موصی صاحبان کو مخاطب کرنا چاہتا ہوں

کچھ عرصہ ہوا موصیوں اور موصیات کی تنظیم ہو گئی تھی۔ اور میرا ارادہ تھا کہ بعض کام اس تنظیم کے سپرد کروں لیکن کچھ روکیں بیچ میں پیدا ہوتی رہیں اور صرف تنظیم ہی قائم ہوئی اور شاید اس میں بھی کچھ سستی پیدا ہو گئی ہو کیونکہ ابھی تک ان سے کوئی خاص کام نہیں لیا گیا۔ میں چاہتا تھا کہ یہ تنظیم

قرآن کریم کے پڑھنے

اور پڑھانے سے اپنا کام شروع کرے۔ اس لئے جہاں جہاں بھی یہ تنظیم قائم ہوئی ہو اس کے صدر صاحبان اور موصیات میں سے جو نائب صدر ہیں وہ

۱۔ ایک ماہ کے اندر اندر جائزہ لے کر رپورٹ کریں کہ ان کے حلقہ میں کس قدر موصی ہیں

۲۔ ان میں سے کس قدر قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں اور ان میں سے کتنے قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں۔ اور جو موصی اور موصیات قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں یا جانتی ہیں ان میں سے کتنے قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

نظام وصیت کی بنیاد

اپنے اموال کے دسویں حصہ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے پر نہیں رکھی تھی بلکہ یہ تو ایک نچلا درجہ تھا جو موصیوں کے سامنے رکھا گیا تھا۔ اصل غرض جس کے لئے نظام وصیت کو قائم کیا گیا وہ کامل تقویٰ کا حصول اور انسان کو ان روحانی رفعتوں کے حصول کے مواقع حسب استعداد بہم پہنچانا تھا۔ جو انسان اپنے رب سے نئی زندگی حاصل کرنے کے بعد حاصل کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک ہی فقرہ میں جو بڑا جامع ہے ہر موصی پر اس فریضہ کو قائم کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو" (الوصیت)

دراصل ایسے گروہ کے قیام کیلئے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنا رکھی گئی کہ ایک ایسی جماعت بھی قائم ہو جو ہر قسم کی قربانی دے کر اپنے نفسوں میں دین اسلام کو قائم کرنی اور دنیا میں بھی اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی موصی قرآن کریم کا علم ہی نہ رکھتا ہو تو پھر وہ اس تیسری شرط کو کیسے پورا کر سکتا ہے وہ اسے ہرگز پورا نہیں کر سکتا۔ اس لئے نظام وصیت کی جو بنیادی غرض ہے اس کے حصول کے لئے

یہ ضروری ہے کہ ہر موصی قرآن کریم پڑھنا جانتا ہو

اس کا ترجمہ جانتا ہو اور اس کی تفسیر کے حصول میں ہمہ تن اور ہر وقت کوشاں رہے۔

قرآن کریم کی تفسیر قرآن کریم کے ترجمہ کی طرح ایسی نہیں کہ پڑھ لیا اور آگیا۔ اور کام ختم ہو گیا۔ کیونکہ قرآن کریم میں تو علوم کے غیر محدود خزانے ہیں۔ اس لئے میں یہ نہیں کہتا کہ ہر موصی کو قرآن کریم کی تفسیر آتی ہو۔ دنیا میں کہیں ایسا کوئی شخص نظر نہیں آئے گا جو قرآن کریم کی پوری تفسیر جانتا ہو۔ کیونکہ اس کتاب مکنون سے نئے سے نئے علوم ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور وہ انسان کے علم میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ قرآن کریم مختلف علوم کی طرف راہنمائی کرتا ہے بہرحال قرآن کریم کی تفسیر کو پوری طور پر حاصل کر لینا تو ممکن نہیں ہاں یہ ممکن ہے اور فرض ہے ہر مسلمان کا اور خصوصاً نظام وصیت میں منسلک ہونے والوں کا کہ وہ ہمہ تن اور ہر آن علوم قرآن کے حصول کی کوشش میں معروف رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالتا رہے۔ اگر موصی قرآن کریم سے غافل ہوں اور جاہل ہوں تو وہ

موصی ہونے کی بنیادی شرط

کو پورا نہیں کر سکتے اس لئے ہر وہ شخص جو موصی ہے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ قرآن کی تفسیر پڑھنے کی کوشش کرتا رہتا ہو۔ اگر پہلے غفلت ہو چکی ہو تو اس غفلت کو دور کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ چھ مہینے کا عرصہ کافی ہے چھ مہینے کے اندر اندر ہر موصی کو اس کی استعداد کے مطابق قرآن کریم آجانا چاہیئے۔ جو بڑی عمر کے موصیات ہیں رہنے والے موصی ہیں انہوں نے بیشک ایک حد تک قرآن کریم کو بزرگوں کی زبان سے سن کر سیکھا ہے اور ان میں سے بعض قرآن کریم کے احکام کو ان افراد سے بھی شاید زیادہ جانتے ہیں جنہوں نے باقاعدہ طور پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگ بھی اس طرف متوجہ ہونے چاہئیں کہ وہ قرآن کریم کو پڑھنا سیکھیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں۔ اور پھر تفسیر پڑھ پڑھ کر اپنے علم کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ کوشش خود اگر نیک نیتی کے ساتھ ہو تو کامیاب کوشش کا نتیجہ پیدا کر دیتی ہے۔ یعنی اگر ایسی کوشش ہو جو حالات زمانہ کی وجہ سے یا اللہ تعالیٰ کی بعض دیگر مصلحتوں کی وجہ سے اپنے اختتام تک نہ پہنچ سکے تو وہ بھی خلوص نیت کی وجہ سے ویسی پھل پالی ہے جو ایسی کوشش پاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنے نیک انجام کو پہنچ گئی۔ مثلاً جو لوگ جنگ بدر (جو اسلام کی پہلی جنگ تھی) میں شریک ہوئے ان کی دو طرح کی کوششیں ہمیں نظر آتی ہیں۔ ان میں سے ایک تو وہ تھے جن کی کوشش اسی میدان ہی ختم ہو گئی۔ انہوں نے جام شہادت پی لیا۔ اور وہاں خدا کی راہ میں اور اس کی رضا کے حصول کے لئے ایک قربانی دے دی۔ لیکن کچھ اور لوگ تھے جو بدر کے میدان میں بھی

اللہ کی رضا کے حصول کیلئے موت کیلئے تیار تھے

اور اس کے بعد ہر جنگ کے میدان میں بھی انہوں نے خلوص، نیک نیتی اور اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبت کے جذبات کا مظاہرہ کیا۔ دیکھنے میں ان لوگوں کی قربانیوں کا مجموعہ ظاہری طور پر اس قربانی سے مختلف اور بڑا ہے جو شروع میں ہی پیش کی گئی اور پھر قربانی کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اور یہ ایک زمانہ مشروع ہو گیا لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جن لوگوں کی قربانیوں کا زمانہ ابتدا سے تھے اسی میں ختم ہو گیا کیونکہ جن کی قربانیوں کا زمانہ ابتداء اسلام ہی میں ختم ہوا۔ ان کی نیت اور ان کا خلوص

٭ انکی جزا ان لوگوں کی جزا سے کم ہوگی جن کی قربانیوں کا زمانہ لمبا ہو گیا۔

اس بات کا کلاً فنا نہیں کرتا تھا کہ وہ محدود عرصہ تک قربانی کریں اور پھر خدا تعالیٰ کے لئے یہ غفلت برتنے لگ جائیں۔ اور

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سے زیادہ کی راہ اختیار کریں۔ ان کے دل میں یہی تڑپ تھی کہ وہ اپنی زندگی کے آخری سانس تک اللہ کے لئے سانس لینے والے ہوں اور جب تک ان کے سانس میں سانس رہا وہ اپنی نیت کے مطابق قربانیاں دیتے چلے گئے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل مصلحت سے ان کی قربانی اور ان کے عمل کے زمانہ کو ختم کر کے ان کی جزاء اور ثواب اور اجر کا زمانہ شروع کر دیا تو وہ یہی تڑپ لے کر اس دنیا سے اُس دنیا میں داخل ہوئے کہ اگر اللہ انہیں پھر زندگی دے تو وہ اسی طرح موت سے لپٹیں گے اور اگر پھر اللہ تعالیٰ انہیں زندگی دے تو پھر بھی وہ ایسا ہی کریں گے۔ اسی تڑپ کے ساتھ انہوں نے دنیا کو چھوڑا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اس جذبہ کی جزاء دوسروں کی جزاء کے برابر ہی ان کو دی۔

اگر کوئی موصی یہ سمجھتا ہو

کہ اس کی بہت بڑی عمر ۷۰ سال ہے اور آج تک میں نے کبھی پڑھنے کی کوشش نہیں کی۔ اگر میں اب قرآن کریم پڑھنا اور سیکھنا شروع کروں تو میں اُسے ختم نہیں کر سکتا تو میں اس کو کہوں گا کہ جو مثال میں نے ابھی دی ہے اس پر غور کرو۔ اگر تم قرآن کریم پڑھنا یا اس کا ترجمہ سیکھنا یا اس کی تفسیر سیکھنا شروع کرو گے تو اگر ایک آیت پڑھنے کے بعد تم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں وہی جزاء دے گا جو اس نے ان لوگوں کے لئے مقدر کی ہے جن کو اس کی طرف سے سارا قرآن کریم ناظرہ پڑھنے یا اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تفسیر جاننے کی توفیق ملی۔ کیونکہ جو کوشش ہم میں کی وجہ سے نہیں بلکہ آسمانی فیصلہ کے نتیجہ میں بظاہر بند ہوتی نظر آتی ہے وہ بند نہیں ہوا کرتی۔ اپنی جزاء کے لحاظ سے وہ کوشش اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور اس کی قدرت کاملہ میں جاری ہی سمجھا جاتا ہے اور اسی کے مطابق ہمارا رب اپنے حقیر اور ناابل بندوں کو جزاء دیا کرتا ہے ورنہ کون انسان ابدی جزاء کا مستحق ہو سکتا ہے۔ یہ تو اس کی رحمت کا سلوک ہی ہے کہ اس کے ایک عاجز بندے کی زندگی کے عمدہ اعمال کا غیر محدود بدلہ مل جاتا ہے۔ پس اس خیال سے مت ڈرو کہ شاید ہم قرآن کریم ناظرہ ختم کرنے سے قبل اس دنیا کو چھوڑ دیں یا قرآن کریم کا ترجمہ ختم کرنے سے قبل اس دنیا کو چھوڑ جائیں۔ اگر آپ نے پہلے غفلت کی ہے تو اس غفلت کے بد نتائج سے بچنے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ اب آپ مستعد ہوں اور پوری محنت اور جانفشانی کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے کی کوشش کریں۔ پس ایک تو

موصیوں کے صدر اور نائب صدر کی ذمہ داری یہ ہے

کہ وہ اپنے حلقہ کے موصیوں کا جائزہ لے کر ایک ماہ کے اندر اندر ہمیں اس بات کی اطلاع دیں کہ کس قدر موصی قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں اور جو موصی قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں ان میں سے کس قدر موصی قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں اور جو موصی قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں ان میں سے کس قدر قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ ہر موصی کو (تینوں معنی میں جن کی تشریح میں پہلے کر چکا ہوں اب دہرانے کی ضرورت نہیں) قرآن کریم آتا ہو۔ تیسری ذمہ داری آج میں ہر اس موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہے یہ ڈالنا چاہتا ہوں کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں۔ اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو۔ اور اس کی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جاتی رہے۔

انصار اللہ کو آج میں یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ آپ اپنے طوعی اور رضاکارانہ چندوں کی ادائیگی میں سست ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو چست ہو جانے کی توفیق عطا کرے۔ لیکن مجھے اس کی اتنی فکر نہیں جتنی اس بات کی فکر ہے کہ آپ ان ذمہ داریوں کو ادا کریں جو تعلیم القرآن کے سلسلہ میں آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم کے سلسلہ میں آپ پر دو قسم کی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ایک ذمہ داری تو خود قرآن کریم سیکھنے کی ہے اور ایک ذمہ داری ان کو گھر کے افراد (مرد و زن اور مستورات) کو قرآن کریم سکھانے کی آپ پر عائد ہوتی ہے کہ جن کے آپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق راعی بنائے گئے ہیں۔ آپ ان ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد تر ان کی طرف متوجہ ہوں۔ ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ انصار اللہ کی ذمہ داری سمجھتے ہوئے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے یا اور ایسے احمدی کہ جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے خواہ وہ ... بڑے ہیں اور قرآن کریم کے سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہیئے۔ اور انصار اللہ کی تنظیم کا یہ فرض ہے کہ وہ انصار اللہ مرکزیہ کو اس بات کی اطلاع دے اور ہر مہینہ اطلاع دیتی رہے کہ انصار اللہ نے اپنی ذمہ داری کو کس حد تک نبھایا ہے۔ اور

اس کے کیا نتائج نکلے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ آئندہ اشاعت اسلام کا بڑا بوجھ آپ کے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔ کوئی ایک طفل یا کوئی ایک نوجوان بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو احمدیت کے مقصد سے غافل ہو جائے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی سے غافل ہو جو ہمارے رب نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالا ہے۔ گو ہر عمر میں انسان کے ساتھ موت لگی ہوئی ہے لیکن عام حالات میں ایک ساٹھ سالہ ادھیڑ عمر کے انسان کی طبعی عمر اس نوجوان کی عمر سے کم ہوتی ہے جو ابھی سولہ یا سترہ سال کا ہے۔ آپ اپنے روحانی بنک یا خزانہ (اگر یہ لفظ اس جگہ صحیح طور پر استعمال ہو سکتا ہو) خزانہ لکھا جاتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو بہت زیادہ کر سکتے ہیں۔ یعنی عمر میں جس شخص نے کئی فصلیں کاٹی ہیں اس کے گھر میں دانے بہت زیادہ ہوں گے اگر وہ دانے جمع کرتے اور اگر دانے نیچے نہ ڈالے ہوں گے یقین جس شخص نے ایک ہی فصل کاٹی ہو یا دو فصلیں کاٹی ہوں تو اگر اس کا پیٹ بھر جائے تو وہ راضی ہو جاتا ہے لیکن اس دنیا میں تو پیٹ بھر جاتا ہے مگر اخروی زندگی کی جو نعماء ہیں ان کے متعلق کوئی شخص یہ سوچ نہیں سکتا کہ بیشک وہ نعماء ہمیں تھوڑی مقدار میں ملی جائیں زیادہ کے ہم امیدوار نہیں۔ ان نعمتوں کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق کوشش ہونی چاہیئے۔

پس خدام الاحمدیہ کی تنظیم اپنے طور پر بحیثیت خدام الاحمدیہ اس بات کا جائزہ لے اور نگرانی کرے کہ کوئی خادم اور طفل ایسا نہ ہو جو قرآن کریم نہ جانتا ہو یا مزید علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کرتا ہو۔ اسی طرح

لجنہ اماء اللہ کا یہ فرض ہے

کہ وہ اس بات کی نگرانی کرے کہ ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور ناصرات الاحمدیہ ان لوگوں کی نگرانی میں جن لوگوں کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے قرآن کریم پڑھ رہی ہیں یا نہیں۔ میں لجنہ اماء اللہ پر یہ ذمہ داری نہیں ڈالتا کہ وہ سب کو قرآن کریم پڑھائیں کیونکہ اس سے تو باہم تصادم ہو جائیگا۔ کیونکہ میں نے کہا ہے کہ ہر ایک موصی دو دو افراد کو قرآن کریم پڑھائے۔ مثلاً اگر اس کی بیوی قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتی تو وہ پہلے اپنی بیوی کو ہی پڑھائے گا۔ یا میں نے یہ ہدایت دی ہے کہ ہر رکن انصار اللہ اپنا ماحول یعنی جس ماحول کا وہ راعی ہے قرآن کریم کی تعلیم کو جاری کرے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ یہ دیکھیں کہ جن پر قرآن کریم پڑھانے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے اور جن کا آپ کی مستورات اور ناصرات کا تعلق ہے؟ وہ اپنی ذمہ داری کو نبھا رہے ہیں یا نہیں اگر وہ اپنی ذمہ داری کو نبھا نہیں رہے تو آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اس ذمہ داری کو نبھائیں اور مستورات اور ناصرات کو پڑھانا شروع کر دیں اور اس کی اطلاع مرکز میں ... بھجوانی چاہیئے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ہم پوری طاقت کے ساتھ

پوری ہمت کے ساتھ اور انتہائی کوشش کے ساتھ

تعلیم القرآن کے اس دوسرے دور میں داخل ہوں اور خدا کرے کہ کامیابی کے ساتھ (جہاں تک موجودہ احمدیوں کا تعلق ہے) اس سے باہر نکلیں۔ ویسے یہ سلسلہ جاری رہے گا کیونکہ نئے بچے نئے افراد۔ نئی جماعتیں اور نئی قومیں اسلام میں داخل ہوں گی۔ اور اسلام ساری دنیا پر غالب آئیگا تو ساری دنیا کا معلم بننے کی تربیت آپ ہی کو حاصل کرنی چاہیئے نہ معلوم خدا جانے کہ آپ میں سے کس کو یہ توفیق ملے کہ وہ ساری دنیا میں تعلیم القرآن کی کلاسیں کھولنے کا کام کرے لیکن اگر آج تیاری نہ کریں تو اس وقت اُس ذمہ داری کو جو اُس وقت کی ذمہ داری ہو گی ہم نباہ نہیں سکیں گے۔

غرض موصیوں کی تنظیم بھی اور انصار کی تنظیم بھی اور خدام کی تنظیم بھی اور لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم بھی اس طرف پورے اخلاص اور جوش اور ہمت کے ساتھ متوجہ ہو جائیں اور کوشش کریں کہ جلد سے جلد ہم اپنے ابتدائی کام کو پورا کر لیں جیسا کہ میں نے بتایا ہے تفسیر القرآن تو نہ ختم ہونے والا کام ہے وہ تو جاری رہے گا۔

اس سلسلہ میں سمجھتا ہوں کہ جن دوستوں کے پاس تفسیر صغیر نہیں ہے انہیں

تفسیر صغیر خرید لینی چاہیئے

کیونکہ وہ ترجمہ بھی ہے اور مختصر تفسیری نوٹ بھی اس میں ہیں۔ عام سمجھ کا آدمی بھی بہت سی جگہوں میں صحیح مفہوم حاصل کر لیتا ہے جو اس کے بغیر اس کے لئے مبہم ہیں۔

جماعتی تنظیم کا یہ کام ہے کہ وہ تعلیم القرآن کے کام کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے نیز وہ یہ دیکھے کہ انصار اللہ موصیان، خدام الاحمدیہ، لجنہ اور ناصرات کے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ـــ آخری تین چار منٹ سے ضعف کی وجہ سے مجھے چکر آ رہے ہیں کھڑا ہونا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے اور صحت عطا فرمائے۔

خاتم النبیین اور قانون ارتقاء نبی کی آمد میں روک نہیں

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

مولوی صدر الدین صاحب امیر گروہ خوارج لاہور نے ایک کتابچہ "قرآن کریم کی بیان کردہ سائنس" کے نام سے شائع کیا ہے اس میں انہوں نے انسانی روح کی تربیت کے سامان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ"

(الرعد ۱۳: ۷)

یعنی ہر قوم کے لئے ہادی ہوا ہے اور یہ کہ حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر دین نازل ہوئی تھی کہ آپ کو بھی وہی دین دیا گیا ہے جو آپ سے پہلے سب نبیوں کو دیا گیا تھا۔"

(کتابچہ مذکور صفحہ ۵)

آگے چل کر کہتے ہیں کہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں قوموں کے درمیان اتحاد پیدا کرنے کے لئے ولولہ موجزن تھا۔"

(ایضاً صفحہ ۵۰)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اتحاد تمام اقوام عالم میں پیدا ہوا یا اب موجود ہے؟

اس کا جواب مولوی صاحب موصوف ہی کی زبانی سنیئے وہ لکھتے ہیں:۔

"اقوام عالم میں فساد اور اضطراب ہے، قومیں ایک دوسرے سے دشمنی رکھتی ہیں اور ایک دوسرے کے تباہ کرنے کے منصوبے تیار کرنے میں دن رات مصروف ہیں اس عالمی اضطراب اور فساد کو دیکھ کر لوگ دل میں چاہتے ہیں کہ کسی طرح دنیا میں امن پیدا ہو جائے۔"

(ایضاً صفحہ ۵۱)

امن پیدا کرنے کا موثر طریق

مولوی صاحب کے نزدیک امن کے پیدا کرنے کا موثر طریق "وہی ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تلقین فرماتے ہیں ان تعلیمات نے حضور کے عین حیات میں مختلف قوموں کو متحد کر کے دکھا دیا تھا اب بھی بین الاقوامی اتحاد ان تعلیمات کی برکت سے قائم ہو سکتا ہے۔"

(کتابچہ مذکور صفحہ ۵۱، ۵۲)

مگر سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا بدأ الاسلام غریبا و سیعود غریبا۔ کہ یہ تعلیمات اسلام بحالت غربت شروع ہوئی ہیں اور ایک وقت آئیگا پھر غربت کی حالت ان پر طاری ہو جائے گی اور ایمان و اسلام نام کے رسم کے رہ جائیں گے اور یہ امت تفرقہ و انشقاق کی شکار ہو جائے گی۔ گویا آنحضرت صلعم نے بتا دیا کہ جس طرح اسلام کو اب ایک محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء کی ضرورت ہے اس تنزل کے زمانہ میں اسے دوبارہ زندہ کرنے کے لئے ایک دوسرے محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء کی ضرورت ہوگی۔ اس ضرورت کو تو مولوی صاحب نے تسلیم کیا ہے مگر "خاتم النبیین اور قانون ارتقاء" کے زیر عنوان مزید نبی کی بعثت سے انکار کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ خدا تعالیٰ نے باوجود مسلّمہ ضرورت کے سلسلہ نبوت کے اپنے ابدی عہد و سنت جاریہ مستمرہ کو ختم کر کے دنیا کو جاہ ضلالت میں ہمیشہ کے لئے گرانے کا عزم مصمم کر لیا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ:۔

"ایک آیت میں خاتم النبیین کے الفاظ آئے ہیں اور دوسری میں الیوم اکملت لکم دینکم کے الفاظ آئے ہیں یہ دونوں آیات بیّنات ایک دوسرے کی وضاحت کرتی ہیں یعنی اکمال دین کا حاصل ہو جانا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ سلسلۂ نبوت ترقی و ارتقاء کے تمام منازل طے کرتا ہوا اپنے کمال تک پہنچ چکا ہے اسلئے اس کی مزید ترقی ختم ہے ہر چیز جب اپنے مقررہ منتہا کمال تک پہنچ جاتی ہے اس کے بعد اس کی مزید ترقی ختم ہو جاتی ہے اسی طرح کمال نبوت خاتم نبوت ہے۔" (ایضاً صفحہ ۵۲)

ہمیں اس بات سے اتفاق ہے کہ نبوت کا ارتقاء ہو چکا ایسا ہی تکمیل دین بھی ہو چکی آنحضرت صلعم کے بعد آپ سے ہٹ کر کوئی نبی نہ ہوگا نہ اسلام سے ہٹ کر کوئی دین ہو سکتا ہے۔ مولوی صاحب نے اس کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اشعار اپنی تائید میں نقل کئے ہیں مثلاً

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے
نسبت او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلعم سب انبیاء سے افضل ہیں اور آپ کا دین سب دینوں سے اکمل و اعلیٰ ہے مگر اس ارتقاء کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ضرورت نبوت مسلّم ہے جو خود آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی ہے اور مولوی صاحب کو بھی اس کا اعتراف ہے اس ضرورت کے پورا کرنے کے لئے کسی نبی کا آنا اس مذکورہ ارتقاء کے خلاف ہرگز نہیں۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے آئندہ کسی نبی کے آنے کے خلاف بعض وہی مزعومہ احادیث نقل کر دی ہیں جن کا جواب بارہا دیا جا چکا ہے کہ ان سے مراد صرف مستقل صاحب شریعت نبی کا آنا ممنوع ہے۔ اور الیوم اکملت لکم دینکم والی آیت بھی بتاتی ہے کہ کوئی مستقل صاحب شریعت جدیدہ نبی نہیں آسکتا۔ کیونکہ دین کامل ہو چکا ہے۔ ان کی پیش کردہ آیات و نصوص قرآنیہ و حدیثیہ سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ غیر تشریعی امتی نبی بھی نہیں آسکتا۔ جبکہ ان کے ساتھ ہی کثیر آیات احادیث اس امر پر دال ہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبی آسکتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا ابدی عہد صفت قدیمہ جاریہ مستمرہ ہے جو کبھی کلیۃً بند نہیں ہو سکتی جیسا کہ آیت اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس (الحج) واضح طور پر بیان کر رہی ہے اور اما یاتینکم رسل منکم والی آیت (اعراف) اور سورہ احزاب کی میثاق والی آیت اس پر شاہد ناطق ہے۔ پس مولوی صاحب کی یہ دیدہ دلیری قابل حیرت ہے کہ

"کسی شخص کا دعوے نبوت کر بیٹھنا اور اپنے دعوے نبوت کو جزو ایمان قرار دینا اور اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والے مسلمانوں کو کافر گردانتا نہایت افسوسناک اور نہایت نقصان دہ ہوگا۔ اس قسم کے دعویٰ کو ہم شدت سے باطل قرار دیں گے جو سات کروڑ مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر دینے کا موجب ہو۔"

(ایضاً صفحہ ۵۶)

چونکہ گروہ خوارج اور اس کے امیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوٰے نبوت کو ماننے کے بعد منکر ہو کر مرکز احمدیت سے الگ ہو چکے ہیں۔ اسلئے ان کے قلم و زبان سے ایسی خلاف حقائق باتوں کا نکلنا کچھ بھی باعث حیرت نہیں۔ چونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا دم بھرتے ہیں اسلئے ہم اس جگہ حضور کی تحریرات کے بعض اقتباسات درج کر دینا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ ان لوگوں کی چھپی عداوت پھر سے سامنے آجائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔۔۔۔۔ اور بجز اس کے میری نبوت کچھ بھی نہیں وہی نبوت محمدیہ ہے جو مجھ سے ظاہر ہوئی ہے۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۶)

پھر فرماتے ہیں:۔

"نبی عذاب کو نہیں لاتا بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کے لئے نبی کو لاتا ہے اور اس کے قائم ہونے کے لئے ضرورت پیدا کرتا ہے اور سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے اے غافلو تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔" (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۸)

۲۔ فرماتے ہیں:۔

"یہ لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں۔۔۔۔۔ ان کو یہ اعتقاد رکھنا پڑتا ہے کہ جبکہ ایک بندہ خدا کا عیسیٰ نام جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں تیس برس تک موسیٰ رسول اللہ کی شریعت کی پیروی کر کے خدا کا مقرب بنا اور مرتبہ نبوت پایا۔ اس کے مقابل پر اگر کوئی شخص بجائے تیس برس کے پچاس برس بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے تب بھی وہ مرتبہ نہیں پا سکتا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کوئی کمال نہیں بخش سکتی اور نہیں خیال کرتے کہ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ خدا کا یہ دعا سکھلانا کہ صراط الذین انعمت علیہم ایک دھوکا دینا ہے۔"

(چشمۂ مسیحی صفحہ ۴۲ حاشیہ)

خلاصہ یہ کہ قرآن کریم میں خاتم النبیین والی آیت کے پہلو بہ پہلو دیگر آیات امکان و اجرائے نبوت کا اظہار کر کے بتلا رہی ہیں کہ ہر قسم کی نبوت بند نہیں ورنہ ان آیات کا خاتم النبیین والی آیات سے تناقض و اختلاف ظاہر ہے۔ حالانکہ قرآن کریم اختلاف سے قطعی طور پر پاک ہے پس ہمیں یہی سمجھنا پڑے گا کہ بعض قسم کی نبوت بند ہے اور بعض قسم کی جاری ہے۔

اور قانون ارتقاء ہرگز کسی نبی کے آنے کے مخالف نہیں بلکہ اقوام کا عروج و زوال کا قانون تقاضا کرتا ہے کہ زوال اسلام کے انتہاء کے وقت کوئی نبی ضرور آوے ورنہ

وہ نشأۃ ثانیہ و عالمگیر آخری غلبہ و فتح سے یکسر محروم رہے گا اور دنیا ایمان کی دولت سے بے نصیب رہے گی اور خاتم النبیین کے آنے کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔ مرغوب محمد صدر الدین صاحب تکفیر المسلمین کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"اس قسم کا دعویٰ کلمہ طیبہ کے قائل مسلمانوں کو کافر بنا دے گا گویا کلمہ طیبہ کو منسوخ کر دے گا اس قسم کا دعویٰ ہمیشہ یہ ہوگا لا تکفروا اهل قبلتکم کی تکذیب کرے گا اس قسم کا دعویٰ کرنے والے مسلمانوں کو زکوٰۃ دینے والے مسلمانوں اور حج کرنے والے مسلمانوں کو کافر قرار دے گا غرض امت محمدیہ کے ۷۰ کروڑ مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرتے ہوئے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو ختم کر دے گا اور اسلام کا تختہ الٹ دے گا۔" (رابطہ صفحہ ۵)

مولوی صاحب کو ان مسلمانوں کی فکر ہے جن کے متعلق آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔ کلهم فی النار الا واحدۃ کہ سب فرقے سوائے ایک جماعت کے دوزخی ہیں البتہ ہمیں کوان کے سابق امیر مولوی محمد علی صاحب خاتم النبیین کا منکر قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ مولوی صاحب ان فتوؤں کے خلاف اپنی جھوٹی ہمدردی کا اظہار کیا کریں کیونکہ ہمیشہ کے لئے گمراہ ہیں بزرگان سلف نے کیسے داغدار کہا ہے۔ ہم مولوی صاحب سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ مولوی محمد علی صاحب کے مذکورہ فتویٰ کی وجہ سے جو ستر کروڑ مسلمانوں پر ان کی طرف سے لگایا گیا ہے کوئی ایکشن لینا چاہتے ہیں اور ان کو ان کی سابقہ امارت کا نااہل قرار دینے کے لئے تیار ہیں یا نہیں اگر نہیں تو اسکی کیا وجہ ہے؟ مولوی محمد علی صاحب کا یہ فتویٰ ہم کئی بار اخبار بدر میں اور الگ شائع کر چکے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ مولوی صدر الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب کے اس فتوے پر پانی پھیر کر مسلمانوں کو اسی طرح خوش کرنا چاہتے ہیں جس طرح مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اس فتویٰ سے قبل عدم تکفیر اہل قبلہ کو خوش کرنا چاہا تھا مگر جب مسلمانوں نے اس کے باوجود ان کا لحاظ نہ کیا تو مولوی صاحب نے جھٹ احمدیوں کے خلاف تکفیر کا فتویٰ داغ کر اپنے سابقہ رد تکفیر اہل قبلہ میں بیان کردہ دلائل پر خط تنسیخ کھینچ دیا۔

آخری سہ ماہی

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۷۲ء کو ختم ہوتا ہے۔ اور مالی سال کی نو ماہی ۳۱ جنوری ۱۹۷۲ء کو ختم ہو رہی ہے اور آخری سہ ماہی یکم فروری سے شروع ہو جائے گی

اس لئے نظارت ہذا جملہ احباب جماعت، عہدیداران و مبلغین کرام سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی دیگر مصروفیات سے وقت نکالتے ہوئے اس اہم کام کی طرف بھی خاص توجہ فرمائیں اور بجٹ کو جلد از جلد پورا کریں۔

عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام ہر ایک چندہ دہندہ اور ہر ایک دار کے پاس پہنچیں۔ اور انہیں مالی قربانی کی اہمیت اور سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ فرمائیں تا ان کے دلوں میں بھی ایمانی جذبہ پیدا ہو اور بشاشت قلبی سے ان کو تاہیوں کا ازالہ کر سکیں

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اس عہد کو سامنے رکھیں کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

جب اس پر عمل فرمائیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے خزانوں کے دروازے آپ پر کھل جائیں گے۔

پس خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

وقف جدید کے پندرھویں سال کے آغاز کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وقف جدید کے نئے سال کے آغاز پر احباب جماعت کے نام

پیغام (یکم جنوری ۱۹۶۰ء)

تحریک وقف جدید میں وسعت پیدا کریں اور بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یا جنوری کے پہلے جمعہ میں وقف جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان فرمایا کرتے ہیں۔ چونکہ ملکی حالات خراب ہونے کی وجہ سے حضور کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے امسال بھی یکم صلح ۱۳۵۱ ہش مطابق یکم جنوری ۱۹۷۲ء) وقف جدید کے پندرھویں سال کے آغاز کا اعلان حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اقتباس سے کیا جاتا ہے۔ دوست سابقہ بقایا ادا کرتے ہوئے نئے سال کے وعدہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور سالانہ ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ پہلے بھی میں آپ لوگوں کو بار بار تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے پس جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کے لئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہیئے۔ تا اللہ تعالیٰ ایسے سارے پاکستان اور سارے ہندوستان میں اسلام اور احمدیت کو پھیلا دے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ اس وقت کی آواز کو سنیں اور کانوں میں روئی ڈالے نہ رکھیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :۔

آسماں بار دنشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پے تصدیق من استادہ اند

خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں تاکہ آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔ یاد رکھو جو شخص وقت پر خدا کی آواز کو نہیں سنتا وہ بدبخت ہوتا ہے۔ وہ دن آ گئے ہیں کہ جب ساری دنیا احمدیت کے ذریعہ اسلام میں داخل ہوگی اگر اس میں آپ کا حصہ نہیں ہوگا تو کتنی بدبختی ہوگی۔

تبلیغ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ نامعلوم آپ اس میں کتنا حصہ لیتے ہیں لیکن اس زمانہ میں تبلیغ کا بڑا ذریعہ اشاعت دین کے لئے چندہ دینا ہے۔ اس لئے ہم سب کا فرض ہے کہ وقف جدید کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کو ظلم کرتا دیکھے تو اسکو ہاتھ سے روکے اور اگر اس میں طاقت نہیں رکھتا تو ظلم کو دل سے برا سمجھے اسی لئے کم از کم آپ کے دل میں تو یہ جوش پیدا ہونی چاہیئے کہ آپ اسلام کے لئے قربانیاں کریں جب آپ دل میں خواہش کریں گے تو آپ کو خدا کے فضل سے عمل کی توفیق بھی مل جائے گی۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سچا ایمان بخشے اور آپ کو بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی توفیق عطا کرے تاکہ ہم میں سے ہر شخص اپنی آنکھوں سے اسلام اور احمدیت کی ترقی کو دیکھ سکے۔

اَللّٰهُمَّ آمِين اَللّٰهُمَّ آمِين۔ اَللّٰهُمَّ آمِين۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست دعا۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے علیل چلی آرہی ہیں اور اب بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

خاکسار عبد اللطیف سندھی قادیان

تبصرہ

احمدیہ مسلم کیلنڈر

بابت سنہ ۱۳۵۱ ہش مطابق سنہ ۱۹۷۲ء

نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان کی طرف سے حسب سابق امسال بھی نئے سال کے آغاز میں نئے سال کا کیلنڈر ۲۲ x ۳۰ سائز پر دیدہ زیب صورت میں شائع ہوا ہے۔

★ کیلنڈر کو اچھا موٹا پائدار کاغذ لگایا گیا ہے، اور نیچے جستی پتیاں ہیں۔

★ کیلنڈر کی پیشانی کو آیت قرآنی زینت دے رہی ہے۔

★ آیت کریمہ کا اردو کے علاوہ انگریزی ترجمہ نیچے درج کیا گیا ہے۔

★ دائیں جانب منارۃ المسیح، بائیں جانب لوائے احمدیت دکھائے گئے ہیں۔ جن کے پہلو میں ایک طرف آیت قرآنی "نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ" اور شعر "لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود" اور دوسری طرف شعر "ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم۔ یک قطرۂ زبحر کمال محمد است" لکھے گئے ہیں۔

★ وسط میں بالکل سامنے امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور لائبیریا کے پریذیڈنٹ مسٹر ٹب مین کے درمیان ایک ملاقات سنہ کا تاریخی فوٹو ہے۔

★ فوٹو کے دونوں پہلوؤں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب تذکرۃ الشہادتین کے دو فکر انگیز اقتباس بعنوان "اسلام کا مستقبل" و "احمدیت کا مستقبل" کا انگریزی ترجمہ دو چوکھٹوں میں دیا گیا ہے۔

★ نیچے احمدیہ مسجد ٹانگا (تنزانیہ۔ افریقہ)۔ احمدیہ مسجد زیورچ سوئٹزرلینڈ اور احمدیہ مسجد کوپن ہیگن ڈنمارک کے دلکش فوٹو دیئے گئے ہیں۔

★ مساجد کی تصاویر کے نیچے ایک طرف سال بھر میں احمدیہ تقریبات کی انگریزی میں تاریخ وار فہرست دی گئی ہے۔ تو دوسری طرف سال کی سرکاری تعطیلات کی لسٹ ہے۔

★ شائع شدہ کیلنڈر میں جہاں سن عیسوی، ہجری شمسی کے مہینوں کی ترتیب وار تاریخیں درج ہیں وہاں قمری مہینوں کی تفصیل بھی درج کرکے باریک ہندسوں میں تاریخیں شائع کی گئی ہیں۔

★ ہفتہ کے دنوں کے نام دائیں بائیں اردو عربی اور انگریزی میں شائع کئے گئے ہیں۔ تا اس کیلنڈر سے ہر علاقے کے دوست یکساں طور پر استفادہ کر سکیں۔

★ یہ سہ رنگا دیدہ زیب کیلنڈر گھر کی زینت اور تاریخی معلومات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ احمدیت کے بارے میں مختصر مگر جامع طریق پر معلومات بہم پہنچاتا ہے۔ اور تبلیغی اغراض کو بھی بڑی خوبی کے ساتھ پورا کرتا ہے۔

★ زیر نظر شائع شدہ کیلنڈر میں قمری مہینوں کی اشاعت کے سلسلہ میں ایک فروگزاشت بھی سامنے آئی ہے جو غالباً پروف ریڈنگ کی خامی کے سبب وقوع پذیر ہوئی ہے۔ چونکہ انگریزی اور شمسی مہینوں کے ساتھ ساتھ ترتیب وار قمری مہینوں کی تاریخیں بھی چلتی ہیں جن کا شمسی مہینوں سے مختلف ہونا لازمی ہے۔ اسی طرح ہر شمسی مہینہ کے مقابل میں دو قمری مہینے نصفاً نصف ہو کر درج ہوتے ہیں اور ہر مہینہ کی تاریخیں انگریزی طرز پر بائیں سے دائیں شائع ہوئی ہیں۔ اس لئے قمری مہینوں کے نام بھی اسی ترتیب سے درج ہونے تھے مگر ایسا نہیں ہوا۔ مثلاً ماہ صلح کے خانہ میں دائیں جانب ذوالحجہ اور بائیں جانب ذیقعدہ ہونا چاہیئے تھا اور ماہ تبلیغ میں دائیں جانب محرم اور بائیں جانب ذوالحجہ، اسی طرح تمام مہینوں میں یہی صورت ہونی چاہیئے تھی مگر اس کے برعکس شائع ہو کر قمری مہینوں کی تاریخوں میں اشتباہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور ناواقف آدمی کے لئے بڑی الجھن ہے۔ اُمید ہے کہ جدید ایڈیشن میں اس خامی کو دور کر دیا جائے گا۔!!

★ بایں ہمہ زیر نظر شائع شدہ احمدیہ مسلم کیلنڈر اپنی گوناں گوں خصوصیات اور متعدد خوبیوں کے سبب اس قابل ہے کہ دوست اس کو بکثرت خرید کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ ہاتھوں میں پہنچا دیں۔ تا ہجری شمسی تقویم کی ترویج کے ساتھ ساتھ تبلیغی مقاصد بھی پورے ہوتے رہیں۔

قیمت فی کیلنڈر 75 پیسے۔

ملنے کا پتہ:
دفتر نظارت دعوۃ وتبلیغ۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب

دُعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی محترم جناب مولوی سید غلام محمد صاحب ۱۳ دسمبر ۱۹۷۱ء بروز دوشنبہ بوقت صبح ۹ بجے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فدائی اور مخلص صحابی حضرت مولوی سید نیاز حسین صاحب رضی اللہ عنہ کے بڑے فرزند تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ اپنی زندگی میں ہی حصہ آمد کے علاوہ حصہ جائداد بھی ادا کر چکے تھے۔ مقامی جماعت کے مختلف عہدوں، سیکرٹری مال، سیکرٹری امور عامہ، آڈیٹر نیز اڈیسہ میں انسپکٹر بیت المال کے طور پر عرصہ دراز تک خدمات تندہی کے ساتھ بجا لاتے رہے ہیں۔ نیز رفاہ عام کے کاموں میں بھی حصہ لیتے رہے ہیں۔ حصہ آمد کے علاوہ طوعی چندوں میں بھی باقاعدہ حصہ لیتے رہے ہیں۔ تحریک جدید اور وقف جدید میں باقاعدہ حصہ لیتے رہے ہیں۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۸۵ سال کی تھی۔ آپ نے اپنی زندگی میں پانچ شادیاں کیں لیکن اولاد سے محروم رہے۔ متعدد بار مرکز سلسلہ اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دُعائیں فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمادے آمین ثم آمین۔

خاکسار: سید غلام احمد احمدی عفی عنہ۔ کیرنگ۔ اڈیسہ

ولادت

میرے لڑکے محمد اقبال جس کی شادی گزشتہ سال مولوی احد اللہ صاحب فاضل شوپیاں کی لڑکی سے ہوئی تھی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۰/۱۲/۷۱ کو لڑکا عطا فرمایا۔ نوزائیدہ بچہ کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی پر دس روپے اعانت بدر میں ارسال ہیں۔

خاکسار: غلام محمد لون سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر۔

احمدیہ مسلم کیلنڈر

کیلنڈر ہذا دہلی میں طبع ہو کر بروقت تیار تو ہو گیا مگر ہنگامی حالات کے سبب احباب کی خدمت میں روانہ نہ کیا جا سکا۔ دفتر دعوت وتبلیغ میں جن دوستوں کے آرڈر موجود ہیں اُن کے نام مطلوبہ تعداد میں کیلنڈر روانہ کئے جا رہے ہیں۔ باقی دوست بھی حسب ضرورت دفتر سے طلب کر سکتے ہیں۔

مینیجر لٹریچر برانچ دفتر دعوت وتبلیغ قادیان

چندہ تحریک جدید

تحریک جدید کے ذریعہ سے تبلیغ احمدیت کا جو عظیم الشان کام ہو رہا ہے اس سے احباب جماعت بخوبی واقف ہیں اسی لئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے اس چندہ کو بھی لازمی چندہ قرار دیا ہے اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینا ہر مرد اور عورت۔ جوان، بوڑھے اور بچے کیلئے فرض قرار دیا ہے۔ تحریک جدید کے نئے مالی سال کو شروع ہوئے دو ماہ ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی بہت سی جماعتوں اور افراد کی طرف سے وعدہ جات کی اطلاع دفتر وکالت مال میں موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لیکر وعدہ جات بھجوانے کی کوشش کریں۔ اور جو افراد کسی جماعت میں شامل نہیں ہیں وہ خود ذاتی طور پر اپنا وعدہ ارسال فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

اداریہ ...... بقیہ صفحہ (۲)

و مال سے جسے دُنیا دار جمع کرنے کے لئے رات دن مارے مارے پھرتے ہیں، فی الواقع کہیں زیادہ بہتر ہے۔ اور احمدیہ جماعت کے لئے اس نعمت کا میسر آجانا بلاشبہ حقیقی خوشی اور دلی مسرت کا باعث ہے۔ اور ان کا حق ہے کہ وہ اس کے پالینے کے بعد خوشی منائیں۔

اے ہمارے قادر مطلق خدا تو اپنے فضل اور رحم کو ہمیشہ ہماری جماعت کے شامل حال رکھ۔ اس کی برکات سے سب کو متمتع فرماتا رہ۔ آمین۔

ایس ڈی ایم بٹالہ جناب ککڑ صاحب کی اہلیہ کو حادثہ!

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب عیادت کیلئے امرتسر تشریف لے گئے

قادیان ۴ر جنوری ۱۹۷۲ء۔ ایس۔ڈی۔ ایم بٹالہ جناب بلونت رائے صاحب ککڑ کی اہلیہ کو گزشتہ منگل کے روز بتاریخ ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۱ء بارڈر پر فوجی جوانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے گئی ہوئی تھیں کہ اچانک ایک بارودی سرنگ پھٹ جانے سے موصوفہ کا دایاں پاؤں بالکل اڑ گیا اور بائیں پنڈلی پر شدید زخم آیا۔ قادیان میں اس حادثہ کی اطلاع ملنے پر نظارت اُمورِ عامہ کی طرف سے مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نائب ناظر اُمورِ عامہ اور مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ کارکن دفتر امورِ عامہ امرتسر ہسپتال میں عیادت کے لئے بھجوائے گئے۔

کل مورخہ ۳ر جنوری محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ بنفسِ نفیس مسز ککڑ صاحب کی عیادت کے لئے ساڑھے گیارہ بجے دوپہر دی۔ جے ہسپتال امرتسر تشریف لے گئے۔ اس وقت محترم ککڑ صاحب کے والد صاحب بھی موجود تھے۔ دیر تک مزاج پرسی کرتے رہے مسز ککڑ نے بڑی عقیدت مندی سے محترم صاحبزادہ صاحب سے اپنی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست کی۔ اور احباب قادیان سے دُعا کرنے کو کہا۔ موصوفہ نے حادثہ کی تفصیل بھی بیان کی۔ موصوفہ نے جس عمدہ صبر اور حوصلہ مندی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی تکلیف کو برداشت کیا وہ خاص طور پر قابلِ تعریف ہے۔ موصوفہ نے بتایا کہ ککڑ صاحب ایک ضروری میٹنگ کے سلسلہ میں گورداسپور تشریف لے گئے ہیں اور کہ رات کو واپس آجائیں گے۔ چنانچہ واپسی پر رات ½۸ بجے محترم صاحبزادہ صاحب دوسری بار کرہ ہسپتال میں عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس وقت محترم ککڑ صاحب بھی موجود تھے۔ اور آپ کے خُسر صاحب بھی دہلی سے آچکے تھے۔ دونوں ہی بڑی عقیدت مندی سے محترم صاحبزادہ صاحب سے ملے۔ مکرم ککڑ صاحب کے خُسر صاحب نے (جو خود بھی خدا پرست شریف آدمی ہیں) محترم صاحبزادہ صاحب سے اپنی بچی کی جلد صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اور عرض کیا کہ آپ لوگ خدا کے مقرب بندے ہیں اور میرا یقین ہے کہ خدا اپنے نیک بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ اس لئے آپ میری بیٹی کے جلد شفایاب ہونے کے لئے خاص طور پر دُعا کریں۔

عیادت کے دونوں اوقات کے موقعہ پر جو بات نمایاں طور پر ہمارے نوٹس میں آئی وہ یہ تھی کہ مسز ککڑ کے حادثہ کی خبر سُن کر بٹالہ، دسوہا وغیرہ مقامات سے جہاں آپ کام کر چکے ہیں بہت سے واقف کار امرتسر ہسپتال پہنچے ہیں جس سے موصوف کی ہر دلعزیزی کا علم ہوتا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مریضہ کو اپنے فضل سے جلد شفا بخشے۔ جناب ایس۔ ڈی ایم صاحب موصوف بڑے نیک دل۔ انصاف پسند اور ہمدرد افسر ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے ساتھ خصوصیت سے ان کا سلوک بڑا ہی اچھا اور مخلصانہ رہا ہے۔ حالیہ جنگ کے دنوں میں جب مقامی جماعت پر ایک آزمائش آئی تو موصوف نے افسرانِ بالا کو جماعت کے بارہ میں صحیح معلومات بہم پہنچا کر ان کی بہت سی غلط فہمیاں دُور کیں اور حقیقت پسندی کا ثبوت دیا۔ ایسے نیک دل افسران اس قابل ہیں کہ جماعت اپنی خصوصی دُعاؤں میں ان کو اور ان کے متعلقین کو ہمیشہ یاد رکھے۔ ھل جزآء الاحسان الّا الاحسان کے رنگ میں ان کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ خدا ان کی اہلیہ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت بخشے اور انہیں اپنے فضلوں سے نوازتا رہے آمین۔

درخواستِ دُعا

مکرم غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم سرینگر عرصہ آٹھ ماہ سے بیمار ہیں۔ مکرم ڈاکٹر سید ظہور احمد صاحب زیلی اسپیشلسٹ جنرل ہسپتال سرینگر نے بتایا ہے کہ (Dudinal Ulser) ہے۔ ان کے علاج سے قدرے افاقہ ہے کامل شفایابی کے لئے جملہ بزرگان و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائے آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد کی تعمیل میں

ہفتہ وصولی بقایا

۳۰ر جنوری تا ۵ر فروری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ بدر کے شمارہ ۱۱/۷۱۔۸ میں شائع ہو چکا ہے۔ جس میں حضور انور نے وصولی بقایا کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ اس غرض کے لئے ۳۰ر جنوری ۱۹۷۲ء تا ۵ر فروری ۱۹۷۲ء "ہفتہ وصولی بقایا منایا جائے" وہ تمام جماعتیں جن میں بقایا دار موجود ہیں۔ اُن سب کا فرض ہے کہ وہ حضور کے اِس ارشاد کی تعمیل میں پورے اہتمام کے ساتھ یہ ہفتہ منانے کا انتظام کریں۔ مقامی سیکرٹریان مال کے پاس بقایا داروں کی فہرست موجود ہے۔ جو اُن سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ یا انفرادی کھاتہ کے بقایا کی فہرستیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

ایسی جماعتیں جو اپنا بقایا سو فیصدی وصول کر کے مرکز میں ارسال کریں گی ان کے نام بغرض دعا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

عہدیداران مال کی خدمت میں گذارش

قادیان میں پنجاب نیشنل بنک کے علاوہ اب "اسٹیٹ بنک" کی برانچ بھی کھل چکی ہے۔ ہر دو بنکوں میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حساب ہیں۔ عہدیداران مال مہربانی فرما کر ان ہر دو بنکوں میں سے کسی کا ڈرافٹ بھجواتے وقت قادیان برانچ کا ڈرافٹ ارسال فرمایا کریں ڈرافٹ

"SADR ANJUMAN AHMADIYYA QADIAN"

کے نام کا ہونا چاہیئے۔ اس طرح آمدہ ڈرافٹ کی رقم فوری طور پر حساب میں آجاتی ہے اور کوپن جلد ارسال کئے جاسکتے ہیں۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

درخواستِ دعا

مکرم ایم۔ اے باقی صاحب صدر جماعت احمدیہ رتہ پورہ رجھاگیوں کی اہلیہ محترمہ شمیمہ بیگم صاحبہ ان دنوں سخت بیمار ہیں۔ لیڈی ڈاکٹر نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے جس کی وجہ سے ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ اس بناء پر وہ سخت پریشان ہیں۔ جملہ احباب و بزرگان کی خدمت میں کامیاب اپریشن اور صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ موصوفہ نے اعانت بدر میں مبلغ ۵/- روپے بھی ارسال فرمائے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

پھر مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے۔ ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ :- "Autocentre" } فون نمبرز :- { 23—1652 23—5222